

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

قیمت سالانہ سے

# نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۵ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شیائع ہوتا ہے ۹ مارچ ۱۹۱۷ء | نمبر ۱۰

## گلدستۂ اخبار

یکم اپریل سے تمام گاڑیوں پر جو نئی دہلی میں ہونگی ایکسپریس لگایا جائیگا۔

مسلم یونیورسٹی کی بنیاد رکھنے والی کمیٹی کا اجلاس ۲۵ مارچ کو علیگڈھ میں ہوگا۔

ہفتہ مختتمہ ۱۷ فروری میں دہلی میں ۲۲۹ پیدائش ۱۱۷ اموات درج رجسٹر ہوئیں۔

لارڈ بشپ آف مدراس کہتے ہیں۔ کہ ہوم رول کے سوال کی بہ نسبت صنعتی تعلیم کا سوال نہایت ضروری ہے۔

برہما کے جنگی فنڈ میں سے ۲½ لاکھ روپیہ سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا کے نام بھیجنے کے لئے نکالا گیا ہے۔

یکم اپریل سے دہلی میں چرس اور بھنگ کی درآمد اور برآمد پر ٹیکس لگایا جائیگا۔

انجمن حمایت اسلامیہ لاہور کا جلسہ ۶ سے ۸ اپریل تک ہوگا۔

اِس جلسہ کے میر مجلس ریاست بھوپال کے چیف سکرٹری میجر محمد حمید اللہ خاں ہونگے۔

ہم تاریخ کل ۔۔۔۔ کو جو انڈین دارلون کا جلسہ لاہور میں منعقد ہوا اس میں پنجاب کے دیسی ریاستوں نے ۵۵ لاکھ روپیہ دیا۔

ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری میں سارن پنجاب ریلوے کی ۳۰ بی بین لائین پر ۱۳۲۱۰۰ روپیہ فی تھی۔

گذشتہ سال کے اسی عرصہ میں ۴۴۳۹ روپیہ یعنی ۷۴۴۴ کا گھاٹا رہا۔

گذشتہ پیر کے روز شملہ اور گرد نواح کی پہاڑیوں پر پھر برفباری ہوگئی ہے۔

گلسیہ دربار اور ریاست کے لوگوں نے بصرہ میں سکھ سپاہیوں کے لئے ایک گوردوارہ بنانے کے لئے ۵ ہزار روپیہ دیا۔

قشاھی جنگی قرضہ کے لئے جگہ جگہ جلسے ہورہے ہیں اور اس کام میں بڑی آمادگی ظاہر کیجارہی ہے۔

جنگ کے بعد انگریزی اور فرانسیسی زبانوں کو ان دونوں سلطنتوں میں پورا فروغ دیا جائیگا۔

قسطنطنیہ میں حق کو چھپانے کی ترکوں نے بڑی کوششیں کیں۔ مگر راز فاش ہوگیا اور وہاں بڑی بد امنی پھیل رہی ہے۔

ٹرکی میں جو جرمن ڈویژن ہے وہ ترکی سے چلے جانے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ پیچھے صرف چند بٹالین ہی چھوڑ جائیگی۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہماری سرکار ہر محاذ پر آگے ہی بڑھتی اور فتحمندی ہوتی چلی جاتی ہے۔ بمانشلہ آخری فتح جلد ہو۔

ٹائیمز کہتا ہے کہ جنرل ماڈ نے وسطی مغرب میں برطانوی رعب کو از سرنو بحال کر دیا ہے۔

یکم مارچ کو لندن میں مہاراجہ بیکانیر کی تعظیم میں ایک گارڈن پارٹی دی گئی ہے

# تار برقیات

### جرمنوں کی غلط بیانیاں

لندن ۵ مارچ - اسٹرڈم - سٹاک ہولم جرمنی پارلیمنٹ میں وزیر جنگ نے کہا اتحادیوں کے ہاتھوں میں جو اسیران جنگ ہیں اُن کو آگ سے جلا دیا گیا ہے - اور اعلان دیدیا ہے کہ اسی قسم کا معاوضہ اور دیگر تحدیات جرمن گورنمنٹ بھی اسیران جنگ کے ساتھ عمل میں لائے -

پیرس کے مراسلہ نے جرمن وزیر کی بہت سی غلط بیانیوں کو فاش کر دیا ہے - اور استدلال کرتا ہے - کہ یہ اس لئے کہا گیا ہے کہ اس حقیقت کو مخفی کر دے کہ جرمنی کے ہاتھوں میں جو قیدی ہیں اُن سے خطرناک طبقوں میں کام لیا جاتا ہے - مینیجر اس لئے کہ فرانسیسیوں نے جرمن قیدیوں سے محاذ پر کام لینا شروع کر دیا -

### پیٹروگراڈ کی کانفرنس

لندن ۶ مارچ - رائٹر کے ایک نمایندہ سے ملاقات کرتے ہوئے لارڈ ملنر نے یہ کہا کہ پیٹروگراڈ میں جو اتحادیوں کی کانفرنس ہوئی ہے - اُس کے نتائج میری امیدوں سے زیادہ نکلے - اِن نتائج کی وجہ خصوصاً اور روس کی مجبت تائید تھی - لارڈ ملنر نے اصرار کیا کہ روس میں جنگی طبیعت یکساں جاری ہے - جنگ چھیڑنے کے معاملات میں جو صرف یہی مباحثہ ہوا وہ نہایت موثر صورت کا تھا -

### مسٹر ہیوز کی آمد میں التوا

لندن ۵ مارچ - سڈنی - فیڈرل گورنمنٹ نے ناگہاں پارلیمنٹ کی برخاستگی کا اعلان دے دیا - اس سے مسٹر ہیوز کے انگلستان کو روانہ ہونے میں غیر معین التوا پڑ جائیگا -

لندن ۶ مارچ - مسٹر اینڈ رو فیشر اور سر جارج ریڈ امپیریل وار کونسل میں عارضی طور پر آسٹریلیا کے نمایندہ نہیں گے - یہ امر یقینی ہے کہ مسٹر ہیوز اور دیگر آسٹریلین نمایندوں کے انگلستان کو جانے میں غیر معین التوا پڑ گیا -

### پرنس آف ویلز

لندن ۶ مارچ - ہاؤس آف کامنز میں مسٹر بونر لا نے اعلان کیا کہ پرنس آف ویلز نے پنشن کمیٹی کی صدارت سے استعفے دیدیا ہے - جس کا حکمران اب وزیر پنشنہا ئے ہے - مسٹر بونر لا نے پرنس آف ویلز کی اس سرگرمی اور جانفشانی کی تعریف کی جو انہوں نے سپاہیوں کی بہبودی کی خاطر ظاہر کی - اور فرمایا جوں جوں زمانہ ترقی کرتا جائیگا ہیں اُن عام معاملات میں خاص حصہ لیتا رہونگا - مسٹر اسکیتھ نے بھی پرنس آف ویلز کی بڑی تعریف کی -

### برٹش محاذ کی توسیع

لندن ۵ مارچ - جرمن کی ایک بے تار کی خبر راوی ہے کہ انگریزوں نے سینٹ پیرے واسٹ جنگل کے جنوب کی سمت کو حملہ کیا - اور بوچاوینس مو سلیین سڑک پر کے ایک خندقی قطع دائرہ پر قبضہ کر لیا

لندن ۶ مارچ - ایک برٹش مراسلہ اس امر کو فاش کرتا ہے کہ برٹش لائن اب جنوب کی جانب راوے تک وسیع ہو گئی ہے جو نوین کے نزدیک ہے اور جو جرمنوں کی اس لائن سے بہت نزدیک ہے جو پیرس کو جاتی ہے - برٹش لائن پیرس سے راوے

تک ۱۲۰ میل کی ہے -

خاص کارسپانڈنٹ خالی شدہ جرمن زمین کی ہیبت ناک حالت کا بیان کرتے ہوئے کہتا ہے - کہ جہاں تک ممکن تھا ایک ایک توپ اور تمام ذخائر یہاں سے جرمن لے گئے - میدان جنگ میں بے شمار لاشیں پٹی ہوئی ہیں جو مہینوں تک غیر مدفون پڑی رہیں - بہت سے لوگ دلدل میں غرق کر دیئے گئے تھے -

لندن ۶ مارچ - پیرس - ایک اخبار کا کارسپانڈنٹ کہتا ہے کہ انگریز بلا توقف لڑ رہے ہیں - گو گورٹ سے اراس تک ایک خوفناک جنگ گزشتہ ۴۸ گھنٹوں تک ۸ کیلو میٹر طولانی محاذ پر جاری رہی - سنیچر کے روز توپ خانہ اور پیادہ فوج کی خاص مشغولیت قابل ذکر ہے - جرمن رجعت پر بلا توقف دباؤ ڈالا جا رہا ہے - اراس اور باپوم کے درمیان جرمنی لائینس پر جو غیر معمولی ابھراؤ ہیں اُن کی حفاظت دن بدن ان کو مشکلات میں ڈالتی جا رہی ہیں - اور گرد و نواح کے جلد مفتوح ہو جانے کی توقع کیجاتی ہے - برٹش توپخانہ نے باپوم کے نیچے کے مورچوں پر سختی سے گولہ باری کرنا شروع کر دیا ہے - کارسپانڈنٹ کہتا ہے کہ بوشاویس پر جو کامیاب حملہ اتوار کے برٹش مراسلہ میں مذکور ہوا تھا - وہ نہایت حیران کر دینے والی تحریک تھی - اور یہاں پر کی کامیابی نہایت مفید تھی -

لندن ۵ مارچ - برٹش مراسلہ راوی ہے - کہ بوشاویسنس کے مشرق کی جانب جو دشمن نے ایک حملہ کیا تھا - وہ ہم نے پسپا کر دیا - ہم نے گو کورٹ کے مشرق جانب کے مورچوں کو مضبوط کر لیا ہے -

# ایڈیٹوریل نوٹس

## بائبل کی اشاعت اور اثر

۱۹ فروری کو مدراس گزلیری آف دی برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کے جلسہ میں پادری جے ایس بینڈر صاحب نے سکرٹری کی رپورٹ قبول کرتے ہوئے کہا کہ مسیحی نوشتوں کی اشاعت بہت بڑے بڑے نتائج سے معمور ہے۔ بائبل کا دخل نہ صرف مسیحیوں کے بلکہ غیر مسیحیوں کے گھروں میں بھی ہے مدرسوں اور کالجوں میں جوانوں کی کثیر تعداد بائبل کو جانتے اور اُس کی تعظیم کرنے لگی ہے۔ نہ صرف اُس کی خوبصورت زبان کے سبب سے بلکہ اُن عجیب وغریب احکامات کے سبب سے بھی جو اُس میں موجود ہیں۔ حتی کہ ہز مجسٹی امیر کابل کے محل میں بھی ایک جلد بائبل کی پہنچ گئی ہے۔ اس کام کے لئے ایک خدا ترس برٹش انجنیر کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ پادری ڈبلیو۔ ڈی کلارک صاحب نے اس مسئلہ کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی مسیحی جماعت بائبل سوسائٹی کی بہت ہی مرہون منت ہے۔ تمام ہندوستان میں جو متفرق "تحریکات" عمل پیرا ہو رہی ہیں۔ مثلاً ذات پات کے انسداد اور ادنیٰ ذات کے لوگوں کو اُٹھانے کی تحریکات۔ مسیح کی اور اُس کی تعلیم کی خمیر بنا دینے اور صورت تبدیل کر دینے والی تاثیر کا جو انجیل میں ہے نتیجہ ہیں۔ چیرمین آنریبل مسٹر جسٹس سی۔ جی سپنسر آئی۔ سی۔ ایس سکرٹری سوسائٹی نے سوسائٹی کے گزشتہ سال کے کام پر ریمارک کرتے ہوئے کہا کہ یہ سوسائٹی تمام مشنوں کے لئے ایک قسم کا بڑا اجائی ہے۔ اِس کے بغیر اُن کے کام میں بڑی بھاری رکاوٹ آ جائیگی غیر مسیحیوں میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو فکر مند ہیں کہ مدرسوں کی مذہبی تعلیم میں بائبل کو وسیلہ بنانا چاہیے۔ تعلیمیافتہ ہندوستانی بھی اِس عجیب وغریب کتاب کی تاثیر سے بالکل بچ جانے سے محروم ہو کر بائبل کی خوبصورت زبان کا استعمال کرنے کے عادی ہیں ؛

---

## عبرانیوں کے خط کا مصنف

ڈاکٹر جیمز ڈبلیو تھرٹل صاحب جو نئے عہدنامہ کے ایک بڑے ماہر انگریزی عالم ہیں بوجوہ ثقہ یقین کرتے ہیں کہ عبرانیوں کو خط پولوس رسول ہی نے لکھا تھا۔ وہ حسب ذیل وجوہات پیش کرتے ہیں۔ قدیم قلمی نسخے واٹیکن میں یہ خط گلتیوں کے اور افسیوں کے خط کے درمیان واقعہ یعنی پولوس رسول کے خطوں کے درمیان ہے۔ اور الفاظ "عبرانیوں کو" کے ذریعہ سے گلتیوں کے خط سے علیحدہ کیا گیا ہے۔ جس کے معنی ڈاکٹر صاحب موصوف کے خیال کے مطابق یہ ہے کہ جو خط اس کے بعد آتا ہے وہ گلتیہ کی کلیسیاؤں کے عبرانی مسیحیوں کے لئے ہے اور جو خط گلتیوں کے نام پر ہے وہ وہاں کی کل کلیسیا کے نام ہے جن میں یہودی اور غیر یہودی مسیحی ہر دو شامل ہیں۔ اور گلتیوں کے نام کے خط کے ابتدا میں جو سلام ہے۔ ہے ہیں وہ گلتیوں کے خط اور عبرانیوں کے خط کی ابتدا میں جو فقرہ "گزشتہ زمانہ میں خدا نے ...... کلام کیا" پایا جاتا ہے۔ وہ گزشتہ استدلال کا اعتدادہ یا خلاصہ ہے۔

اس قیاس کی کہ عبرانیوں کے نام کا خط گلتیوں کے نام وغیرہ کا ضمیمہ ہے اُس کی مزید تائید اِس فقرہ سے بھی ہوتی ہے "دیکھو میں نے کیسے بڑے بڑے حرفوں میں تم کو اپنے ہاتھ سے لکھا" (گلتی ۶: ۱۱) یہ عالم کہتا ہے کہ یہ اُوپر کے خط (گلتیوں کے خط) میں اُس خط کی طرف اشارہ ہے (عبرانیوں کے خط کی طرف) جو اُوپر کے خط میں لپٹا ہوا ہے۔ پولس ہمیشہ اپنے خطوط کسی یونانی منشی کو املا کرایا کرتا تھا (دیکھو رومی ۱۶: ۲۲) مگر عبرانیوں کو اس نے اپنے ہی قلم سے غالباً عبرانی (آرامی) زبان میں لکھا۔ موجودہ عبرانیوں کا خط پولس رسول کے اس اصلی خط کا یونانی ترجمہ ہے جو غالباً لوقا نے کیا۔ اس قیاس سے اُس فرق کی توضیح ہو جاتی ہے۔ جو ان دونوں میں طرز عبارت اور محاورات کے لحاظ سے پایا جاتا ہے۔ مگر بلحاظ تعلیم کے دونوں خطوط لاریب پولس ہی کے لکھے ہوئے ہیں۔

ان دونوں خطوں میں عہد کی بابت مفصل بحث ہے۔ گلتیوں کے خط میں "اسی یروشلیم کا ذکر ہے جو اُوپر ہے"۔ اور عبرانیوں کے خط میں بھی "آسمانی یروشلیم" کا بیان ہے۔ پولس رسول کی کسی آئندہ تشریف آوری کا ذکر دونوں خطوں میں پایا جاتا ہے "میں چاہتا ہے کہ اب تمہارے پاس موجود ہو کر اور طرح سے بولوں" (گلتیوں ۴: ۲۰) "میں جلد تمہارے پاس پھر آنے پاؤں" (عبرانی ۱۳: ۱۹) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فقرہ "خدا کے اسرائیل" (گلتیوں ۶: ۱۶) کا تعلق فقرہ عبرانیوں کے نام کا خط کے ساتھ ہے۔ فقرہ "اطالیہ والے تمہیں سلام کہتے ہیں"۔ (عبرانی ۱۳: ۲۴) سے صاف ظاہر ہے کہ یہ خط روم سے لکھا گیا تھا اور مد اور متن ہر دو سے ظاہر ہوتا ہے کہ گلتیوں کو بھی روم ہی سے خط لکھا گیا تھا۔

مگر ڈاکٹر صاحب موصوف نے عبرانیوں ۱۳ : ۲۲ کے فقرہ "میں نے تمہیں مختصر طور پر لکھا ہے" کی جانب کچھ بھی اشارہ نہیں کیا۔ کیا یہ گلتیوں کے خط کی طرف اشارہ نہیں کر سکتا؟

---

### اُس کی ہڈی توڑی نہ جائے گی

جب بنی اسرائیل مصر سے باہر نکلنے والے تھے اور خدا نے فسح کے برّہ ذبح کرنے کا حکم دیا تھا تو یہ بھی فرمایا تھا کہ "اُس کی ہڈی کو نہ توڑیں" (گنتی ۹ : ۱۲) خدا کا منشا اُس میں یہ تھا کہ وہ قیامت پر یقین رکھیں اور اُس کی قیامت پر ایمان لائیں جو فسح کے برّے کا ایا اور مشارٌ الیہ تھا۔ قربانیوں کی علامتوں اور نبیوں کی پیشینگوئیوں اور تعلیمات سے مسیح کی آمد کی بابت اُمیدیں جوں جوں بنی اسرائیل کے ذہنوں میں صاف ہوتی گئیں توں توں خدا کے برّے کے ظہور کی پیشینگوئی جو فسح کے برّے میں نمایاں کی گئی تھی۔ ان کی نظروں میں اور زیادہ واضح اور یقینی ہوتی گئی۔

---

### میکسیکو میں مذہبی دلچسپی

میکسیکو میں مذہبی دلچسپی کے آثار روز بروز زیادہ نمایاں ہوتے جا رہے ہیں۔ اور بائبل بڑی سرعت کے ساتھ تقسیم ہو اور خریدی جا رہی ہے۔ چنانچہ پہلے ہی ۵۰۰۰ بائبلیں یا بائبل کے متفرق حصے ۲ ماہ کے عرصہ میں تقسیم ہو چکے ہیں اور تا حال مانگ کثرت کے ساتھ ہو رہی ہے۔ ایک صاحب کا بیان ہے کہ میکسیکو میں یہ عجیب کتاب فی الحقیقت ہر دلعزیز ہوتی جا رہی ہے۔ پبلک کانسرٹوں میں جو اس شہر میں ہوا کرتے ہیں فصحا اور بلغا مسیح کا ذکر یا بائبل کی طرف بکثرت اشارات کیا کرتے ہیں اگرچہ وہ انکی باتوں کی تفسیر غلط طور پر کرتے ہیں۔ جب خداوند پولیٹیکل فصحا کو اپنے کلام کی اشاعت میں اس طرح برپا کر رہا ہے تو ہم کم از کم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنے اس تاکستان میں بڑی دلچسپی لے رہا ہے۔ شہر میکسیکو میں میتھوڈسٹ کلیسیائیں فروغ پا رہی ہیں۔ گزشتہ سال ٹرینیٹی چرچ میں ۹۴ پورے ممبر اور ۲۰۹ امیدوار شریک ہوئے سنٹا جو بیا چرچ کی ترقی میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ اور بلیو۔ کی کلیسیا میں ۹۰ امیدوار شریک ہوئے

---

### انڈین کرسچن ایسوسی ایشن مدراس کا ایک مفید ریزولیوشن

انڈین کرسچن ایسوسی ایشن مدراس کی کونسل کی ایک میٹنگ بصدارت راؤ بہادر ایم جی۔ اروکیا سوامی مدلیار بی اے ۲۰ فروری سنہ ۱۹۱۷ء کو جنکل گے رنز وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی عمارت میں فراہم ہوئی۔ و دیگر ضروری کاموں کے علاوہ ایک نہایت مفید اور ضروری ریزولیوشن حسب ذیل پاس ہوا

"مدراس کی انڈین کرسچن ایسوسی ایشن کی کونسل فراہم ہو کر اپنے گروہ کے جو ہز ایکسلینسی کی گورنمنٹ میں بود و باش کرتی ہے۔ مدراس کی کارپوریشن میں اپنے ایک نمائندہ قائم کئے جانے کے لئے دعووں کو بڑے زور کے ساتھ پیش کرتی ہو اور التجا کرتی ہے کہ اُس جگہ پر جو ایک نامینیٹڈ کمشنر ڈاکٹر ٹی۔ ایم نائر کے استعفیٰ سے خالی ہو گئی ہے ایک ہندوستانی مسیحی قائم کیا جائے۔ یہ کونسل گورنمنٹ کے یہ گوش گزار کیا چاہتی ہے کہ اس وقت کارپوریشن میں ہماری گروہ کا ایک بھی نمائندہ نہیں ہے۔ جبکہ دیگر گروہوں کے نمائندے خاصی تعداد میں ہیں"

اس ریزولیوشن کی ایک ایک نقل ہز ایکسلینسی دی گورنر اِن کونسل اور میونسپل ڈیپارٹمنٹ اور آنریبل مسٹر پی۔ ایس شیوسوامی آئر کی خدمت میں بھیجی گئی ہے۔ ہم دیگر صوبجات کے انڈین کرسچن ایسوسی ایشن کی کونسلوں کو جتاتے ہیں کہ وہ بھی مناسب موقع اور سامان کو مدنظر رکھتے ہوئے مدراس کی کونسل کے عمل کی پیروی کرنے میں دیر نہ کریں۔ کیونکہ امپیریل اور لوکل کونسلوں میں ہمارے نمائندوں کی سخت ضرورت ہے۔

---

### الوداعی پیام

مس ایم۔ جے کیمبل صاحب جو ۴۴ برس تک یو پی مشن کے متعلق ہندوستان میں کام کر کے پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور سے اب اپنے وطن مالوفہ امریکہ کو جا رہی ہیں۔ بہین آغاز سفر بمبئی سے ذیل کا الوداعی پیام دیتی ہیں:

۱۸ مہینے کی فرلو پر امریکہ کو جاتے ہوئے ساحل سمندر کو چھوڑنے سے پہلے میں اپنے ان پیارے بھائیوں اور بہنوں کو محبت الوداع کہنا چاہتی ہوں۔ جو پنجاب میں اور ہندوستان کے دیگر حصص میں ہیں۔ آپ میں سے بہتوں نے اپنی پُر محبت ہمدردی اور دعاؤں سے میری امداد کی ہے۔ مہربانی سے میری ہمشیرہ اور خود میرے لئے دعا کرتے رہیں۔ میں خدا کا شکر کرتی ہوں کہ اس نے ہندوستان جیسے ملک میں جو مجھے نہایت عزیز ہے۔ ۴۲ برس تک کام کرنے کا شرف بخشا۔ میں جانتی ہوں کہ یہ ملک ہمارے خداوند کو بھی عزیز ہے۔ آپ لوگوں میں سے بعض میرے لئے بڑی تحریک کا باعث ہوئے ہیں۔ ممکن ہو کہ ہمارے واپس آنے سے پہلے خداوند کا ظہور ہو جائے۔ کیونکہ اُس کے آنے کا وقت نزدیک

معلوم دیتا ہے۔ کہ شکر ہمدردانہ کام بڑی خاموشی کے ساتھ کرتے رہیں جو ابھی تک کرنا باقی ہے۔ میں اُن بعض صاحبان کی زندگی کے لئے خدا کا شکر کرتی ہوں جن کو خدا نے چن لیا ہے۔ اور جنہوں نے خداوند کی محبت کی خاطر اپنا سب کچھ چھوڑ دیا ہے ایسے لگاتار دعا کرتے رہو اور خدا کا شکر کرو کہ اس نے تم میں سے بعض کو جو ایسی دینداری اور ذاتی قربانی کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں عزت بخشی ہے۔ کہ شکر خدا اُن سب پر اپنی بیش بہا برکات نازل کرے جو خدا میں ہیں۔

---

## ڈاکٹر یونگسن کا الوداعی جلسہ

منگل کے سہ پہر کو ڈاکٹر جے۔ سی آر۔ یونگسن صاحب کا الوداعی جلسہ بڑی شان کے ساتھ لٹن روڈ پر آنریبل مسٹر جسٹس شادی لال کے مکان پر ہوا۔ اور کمیٹی کے ذریعہ اس کی شان دوبالا ہوگئی جس میں فورمن کرسچن کالج کے پرانے طلبا۔ آنریبل مسٹر جسٹس شادی لال۔ آنریبل مسٹر محمد شفیع۔ آنریبل نواب ذوالفقار علی خاں۔ آنریبل مسٹر فضل حسین۔ آنریبل پنڈت شیو نرائن اور میسرز منوہر لال۔ درگا داس۔ بہادر چند۔ محمد اقبال۔ دلیپ سنگھ۔ موتی ساگر اور ڈاکٹر کیلب صاحبان بھی شامل تھے۔ ان کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی کے ایکس وائس چانسلر کو الوداع کہنے کے لئے ہز آنر دی لفٹنٹ گورنر پنجاب۔ آنریبل مسٹر جے پی ٹامسن۔ آنریبل مسٹر کنگ۔ آنریبل مسٹر کرنگ۔ مسٹر سی۔ ہیرن اور ان کے سوا اور بہت سے لاہور کے سرکردگان میں سے حاضر تھے۔ آنریبل پنڈت شیو نرائن نے تمام حاضرین جلسہ کی طرف سے ڈاکٹر اور مسز یونگسن صاحب کو الوداع کہا اور خوشنودی ظاہر کی کہ آپ صحیح وسلامت اپنے وطن مالوفہ کو پہنچ کر خوش خوش فرلو بسر کر کے بسلامت پھر واپس آویں۔ ڈاکٹر یونگسن نے بڑی خوش بیانی کے ساتھ چند الفاظ میں جواب دیا۔ ڈاکٹر صاحب کو سبھوں نے جلسہ کی برخاستگی پر دعائیں دیں ٭

---

## مریضو سنبھل بیٹھو

منٹگمری والے پادری واعظ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ لو تمہاری مصیبت کے دن ختم ہو گئے۔ آہ جہاں تمام دنیا کے تندرست اور کاروباری اس جنگ کی وجہ سے مصیبت میں گرفتار ہوئے مریض بھی نہ چھوٹے سچ فرمایا ہے مسیحی عالمین نے کہ وہ دن جال کی مانند تمام جہان کو گھیر لیگا۔ سو آج تمام جہان گھرا ہے۔ بیچارے بیمار مریض اندھے لنگڑے بھی کھٹکنے نہ رہے۔ سب جانتے ہیں کہ جلالپور جٹاں کا ہسپتال ایک مسیحی فیض عام تھا کہ جس سے نہ صرف پنجاب اور ہندوستان بلکہ افریقہ وافغانستان تک بھی اُس سے فیض پاتے رہے ہیں۔ جہاں ڈاکٹر ٹیلر صاحب جیسے دست شفا اور ڈاکٹر ہیوسن صاحب جیسے حکیم حاذق کام کرتے تھے جنکا نام سن کر دور دور سے مریض کھنچے چلے آتے تھے۔ مگر اس جنگ نے اس ہسپتال کو بھی نہ چھوڑا جہاں سینکڑوں انڈور پڑے رہتے تھے۔ اب وہاں سوائے کنجشک کی آواز کے کوئی صدا نہیں ہو کا عالم ہے۔ ایک آدھ گھنٹے صبح کو ہسپتال کھلتا ہے چند مریض آئے۔ دوا لی۔ اور چلے گئے۔ ڈاکٹر صوبہ خاں اور چند کمپونڈر (چھپی وادم یا تختیاں سی جڑی) ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہتے ہیں۔ آہ کیا بھیانک نظارہ ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اب مریضوں کے مصیبت کے دن ختم ہو گئے۔ ناگ بخش ایام آ گئے۔ جسمانی اور روحانی علاج شروع ہو گیا کیونکہ ڈاکٹر ہیوسن صاحب جنگ سے خدمت پوری کر کے واپس آ گئے ہیں۔ جلالپور میں پہنچ گئے ہیں۔ کام شروع کر دیا ہے۔ چلو مریضو اٹھو۔ میں تم کو خبر دیتا ہوں۔ تمہارا ڈاکٹر آ گیا ہے۔ دنیا جہان کے اپریشن والے سخت مرضوں کے مریض۔ جلالپور پہنچ جاؤ۔ شفا پاؤ۔ یہ خوشخبری ہے جو آج میں تم کو دیتا ہوں۔ اور ساتھ ہی آسمانی روحانی خوشخبری کا پیام بھی سن لو۔ قول المسیح۔ تندرستوں کو حکیم کی ضرورت نہیں۔ مگر بیماروں کو۔ میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو بلانے آیا ہوں۔ اے تم جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا۔ ٭

---

## صوبہ دار ہرنام سنگھ

یہ صوبہ دار بہادر جنہیں امپیریل سروس رجمنٹ کا ہے جو زخمی ہو کر جرمنوں کے ہاتھوں میں پڑ گیا تھا۔ انہوں نے پہلے تو ہمیں میدان جنگ میں اور پھر جرمنی کے مختلف مقامات میں اس کے ساتھ بڑی بے رحمی کا سلوک کیا۔ جسکا مفصل بیان ایک خاص سرکاری مراسلہ میں چھپ ہوا ہے۔ اس بیان کے دیکھنے سے ہندوستانی سپاہیوں کی بہادری اور اولوالعزمی میں کوئی شک نہیں رہتا۔ وفاداری اور جاں نثاری کی زندہ مثالیں ہیں۔ دو زندہ دلی اور بہادری کی موجودہ تیاریاں ہیں۔

جب یہ شخص جرمنوں کے قبضے میں تھا اور جرمن اس کے ساتھ بہت سختیاں کرتے تھے تو خوش نصیبی سے اس کے اپنے ملک کے آدمیوں اور دو انگریزی لیڈی ڈاکٹروں نے اُس کی بڑی مدد اور خبرگیری کی۔ خصوصاً ایک رائفلز

یاد کرکے محمد دین ایک جنگی قیدی اسنے ہر طرح کی بہی مدد دی۔ یہ شخص زخمیوں سے بڑے ہمدردانہ برتاؤ کیا کرتا تھا۔ اور دو انگریزی نرسوں نے بھی حتی الوسع قیدیوں اور بیماروں کو کافی مدد پہونچائی۔ ایک سکھ مسمی علم سنگھ سکنہ چک سردن ضلع لودیانہ کا باشندہ جو پہلے جرمن مشرقی افریقہ میں ریلوے میں ملازم تھا۔ اور اب وہ ٹابورا میں سرایہ کی گاڑی چلا لیتا ہے۔ اس نے بھی وقتاً فوقتاً صوبہ دار مذکور کی بڑی مدد کی۔ بڑے قیمتی تحفے اور سامان فرد میں اُس کو بہم پہونچا سکے۔ ان سب کا وہ شکریہ ادا کرتا ہے۔ وہ ایک اور نیک دل آدمی مسمی چھجو کا ذکر کرتا ہے۔ جو قیدیوں کو خفیہ طور پر تحفے بھیجا کرتا تھا۔

---

## قیدیوں میں جرمن جھوٹی افواہیں پھیلاتے ہیں

صوبہ دار موصوف کا بیان ہے کہ قیدیوں میں جرمن یہ جھوٹی افواہیں پھیلایا کرتے تھے۔ مثلاً امیر کابل ٹرکی کے ساتھ مل گیا ہے۔ اور اُس نے ہندوستان پر حملہ کر دیا ہے۔ اور لاہور پر قابض ہو گیا ہے۔ بمبئی میں ایک بڑی بغاوت ہوئی ہے۔ جس میں ہندو مسلمان انگریزی گورنمنٹ کے برخلاف مل گئے ہیں۔ شیر دہلی و پنجاب جرمنوں نے لے لیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ وہ مسلمانوں کو برٹش گورنمنٹ کی بجائے ٹرکی کی مدد کرنے کی ترغیب دیتے تھے اور بڑی مغروری کے ساتھ کہتے تھے کہ ایک جرمن سپاہی تین انگریزی سپاہیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی ہے۔

---

شوہر افشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

## مہاراجے سرکار انگریزی کی کیوں مدد کرتے ہیں؟

صوبہ دار ہزنام سنگھ کہتا ہے کہ ایک جرمن افسر کو جو میرے پاس حال دریافت کرنے کو آیا تھا بیجے ان سوالوں کے جو اس نے مجھ سے پوچھے تھے جواب دے کر کہا کہ میں مہاراجہ جیند کی جھنڈ کا ہوں جس پر افسر مذکور نے بڑی حیرانی سے پوچھا کہ کیا ہندوستان کے مہاراجے بھی سرکار انگریزی کی مدد کرتے ہیں؟ لیکن جب میں نے یہ جواب دیا کہ جملہ راجگان اپنی ساری طاقت کے ساتھ سرکار کی مدد کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے لڑائی کی ہر رزمگاہ پر بڑی بڑی فوجیں بھیجی ہیں۔ تب جرمن افسر بڑا خفا ہوا اور غصے میں نظر آیا۔ وہ زمین پر زور زور سے پاؤں مارنے لگا۔ اُس نے اپنی زبان میں کچھ کہا۔ وہ بڑا مایوس نظر آیا۔ اور مجھ سے پوچھنے لگا کہ مہاراجے سرکار انگریزی کی کیوں مدد کرتے ہیں؟ میں نے کہا صرف اس لئے مدد کرتے ہیں کہ ہم تمام انگریزی راج میں بڑے خوشحال ہیں اور انگریزی سرکار بڑی مہربان اور انصاف پسند ہے۔ اور ان سب عملداریوں میں سے جو ہندوستان میں ہو چکی ہیں ان سے یہ راج بہت اچھا ہے۔ اس پر وہ اور بھی ناراض ہوا لیکن پھر اس نے مجھ پر کوئی اور سوال نہ کیا۔

---

## جرمن فوج بہت پست حوصلہ ہو رہی ہے۔

اُس کا یہ بھی بیان ہے کہ جرمن فوج کی بابت میں خیال کرتا ہوں کہ وہ بہت پست حوصلہ اور مایوس ہو رہی ہے۔ عسکریوں کی جرمن فوج کا بار برداری کا کوئی باقاعدہ انتظام نہیں ہے

یہ کام اُن کی عورتوں سے لیا جاتا ہے۔ بچے خانگی کام کا فرض سر انجام دینے کے لئے جاتے ہیں۔ میں یہ بھی ذکر کرتا ہوں کہ جرمنوں کی عسکریوں کے لئے تلوار اور سنگینیں معمولی لوہے کی ہیں نہ کہ فولاد کی بنی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور وہ جنگل کاٹنے کے لئے بھی استعمال کیجاتی ہیں جرمن اپنی افریقہ کی فوج کے ساتھ بڑی بے رحمی کا سلوک کرتے ہیں۔ عسکریوں کو زخمی یا معذور ہونے پر کوئی پنشن نہیں ملتی۔ اور جب اُن کو ہسپتال داخل کیا جاتا ہے تو اُن کی تنخواہ کاٹ لیجاتی ہے۔ جو سپاہی لڑائی میں مارے جاتے ہیں اُن کی عورتوں کو صرف چار مہینے پنشن ملتی ہے۔ پھر اُن کو دوسری شادی کر لینے کے لئے کہا جاتا ہے۔

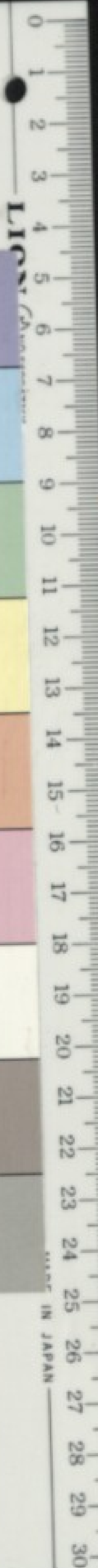
---

## افریقہ میں مشنری طاقت

افریقہ کی کل آبادی ۱۲۰۰۰۰۰۰ سے ۱۴۰۰۰۰۰۰ تک وہاں کے اصلی باشندوں کی ہے۔ اور جس قدر مسیحی طاقت وہاں موجود اور اپنا اثر ظاہری اور باطنی طور پر کر رہی ہے۔ وہ نہایت ہی طمانیت بخش اور مسرت آمیز ہے۔ چنانچہ ۴۴۸۱ زنانہ اور مردانہ مشنریز جن میں ۱۲۳ ڈاکٹر اور ۳۷۵۵۲ ان کے دیسی کارکنان کام کر رہے ہیں۔ ۹۸۰۰ گرجا اور کلیسیائیں۔ ۲۲۸۲۳ شریک عشاء ربانی۔ ۴۷۷۹۵ بپتسمہ یافتہ۔ اب شریک عشاء ۵۳۳۴۸۱ دیگر اشخاص جو زیر تعلیم ہیں ۶۱۶۱ سنڈے سکول اور ۲۲۴۴۴۳ طلباء جو سنڈے سکولوں میں درج رجسٹر ہیں۔

---

شوہر افشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے





# مختون اور نامختون

گزشتہ سے پیوستہ

**مادری کلیسا میں شریعت کی بندشیں** یروشلم کی مادری کلیسیا میں شاگرد اب تک یہودی دستورات کے پابند تھے چنانچہ وہ ان کے معیّن اوقات پر دعا مانگتے تھے۔ ہیکل کی عبادت میں حاضر ہوتے تھے۔ قربانی چڑھاتے تھے اور مقرری عیدوں کو مانتے تھے۔ کلیسیا ایک ہی قوم میں محدود تھی۔ اور ہنوز اُس قوم کی ریت و رسم سے آزاد نہ ہوئی تھی۔ نوزادبچہ جن چیتھڑوں میں لپیٹا جاتا ہے۔ وہ اُس کے بچپن کے لئے مفید تو ہیں لیکن آگے بھی اگر انہیں چیتھڑوں میں لپیٹ کر رکھا جائے تو کبھی بھی اُس کو طاقت تندرستی اور خوبصورتی نصیب نہ ہوگی۔ وہ ہاتھ پاؤں سکڑا ہوا۔ بے ڈیل ڈول انسان کی صورت بن کر تی اور جاندار بنیگا۔ اسی طرح کلیسیا بھی اگرچہ اپنی نوزادگی میں یہودیت یا موسوی شریعت کے چیتھڑوں میں لپٹی رہی تو بھی بہت دیر تک انہی چیتھڑوں میں لپٹا رہنا ممکن نہ تھا۔

**یونانی مائل عہدے دار** چنانچہ تھوڑے ہی دنوں میں یروشلیم کی مادری کلیسیا میں ایک بڑی تبدیلی برپا ہوئی فلسطینی یہودی جو اپنے کو عبرانیوں کے عبرانی سمجھتے تھے اپنے یونانی مائل بھائیوں کو رشک اور بے اعتباری کی نظر سے دیکھتے تھے۔ یہی نفاق کی روح مسیحی کلیسیا میں بھی وارد ہوئی اور روزانہ خیرات کے بانٹنے میں یونانی مائل بیواؤں کی خبرگیری میں غفلت ہونے لگی۔ اس پر یونانی مائل مسیحی عبرانی مائل مسیحیوں کی شکایت کرنے لگے۔ خدا برائی سے بھی بھلائی نکال سکتا ہے۔ اس شکایت کو رفع کرنے کے لئے سات شخص چنے گئے۔ لوقا کے بیان کے مطابق کل جماعت نے اُن کو انتخاب کیا۔ یہ ساتوں شخص یونانی مائل مسیحی تھے۔ بلکہ اُن میں ایک یعنی نیکولیس انطاکی کلیسیا ایک یہودی مرید تھا۔ اس انتخاب سے یونانی مائل فریق کو کلیسیا میں بڑی فوقیت حاصل ہوئی جس کے نتیجے بہت جلد نظر آنے لگے۔ ان سات شخصوں میں سے دو یعنے استفنس اور فلپس انجیل اور کلیسیا کو یہودیت کی بندشوں سے آزاد کرنے کو اُٹھ کھڑے ہوئے۔

**پہلا شہید اور انجیل کی عالمگیری** استفنس ہی تھا کہ جس نے ہونے والی چیز کا انجام دیکھ کر پہلے موسوی رسومات اور ہیکل کی عبادت کی موت کا گھنٹہ بجایا اور اپنی موت ہی کے ذریعہ سے انجیل کی آزادی اور عالمگیر حقوق پر گواہی دی۔ اُس کے مخالف صاف کہتے ہیں۔ کہ یہ شخص اس پاک مقام اور شریعت کے برخلاف بولنے سے باز نہیں آتا کیونکہ ہم نے اُسے یہ کہتے سنا ہے۔ کہ وہی یسوع ناصری اس مقام کو برباد کر دے گا۔ اور اُن رسموں کو بدل ڈالیگا۔ جو موسےٰ نے ہمیں سونپی ہیں۔ اعمال ۶: ۱۳-۱۴ اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ الزام اس معنے میں جھوٹا تھا جس معنے میں استفنس کی تعلیم کی روح اور نیت کو بگاڑ کر انہوں نے صدر عدالت کے آگے پیش کیا تھا لیکن تو بھی اس نے اس کا انکار کیا اور نہ اپنی معذرت میں اپنے کو اس الزام سے بری کرنے کی کوشش کی۔

**شاگردوں کی پراگندگی اور انجیل کی عالمگیری** استفنس تو شہید ہو گیا۔ پر اُس کی شہادت شہید نہ ہوئی۔ کلیسیا پر ایذا رسانی آئی سب لوگ یہودیہ اور سامریہ کی اطراف میں پراگندہ ہو گئے۔ اعمال ۸: ۱۔ جو پراگندہ ہوئے تھے وہ کلام کی خوشخبری دیتے پھرے۔ اعمال ۸: ۴ اس امر میں اور پڑھو اعمال ۱۱: ۱۹-۲۰ پس یہودی کلیسیا کی پراگندگی انجیل کی عالمگیری اور غیر یہودی کلیسیا کی پیدائش کا وسیلہ ٹھہری بایں ہمہ کہ استفنس کے خون میں غیر یہودی کلیسیا کو بپتسمہ ملا۔

**فلپس اعمالی منادی** استفنس جس اصول کی منادی کرتا ہوا مارا گیا فلپس اُسے عمل میں لایا۔ لوقا اس کی خدمت کے دو خاص واقعات کا بیان کرتا ہے (۱) سامریوں کا مسیحی ہونا (۲) حبشی خوجہ کا بپتسمہ پانا۔

**سامری** نیم یہودی تھے۔ اُن کے پاس توریت تھی وہ بھی یہودیوں کی امید اور وعدوں کے منتظر تھے۔ پر یہودی اُن سے سخت نفرت رکھتے تھے۔ اُن کے ربی کہتے تھے کہ وہ جو سامریوں کی روٹی کھاتا ہے۔ سور کھاتا ہے۔ وہ کہتے تھے۔ کہ سامریوں میں بدروحیں رہتی ہیں سامریوں کو مرید نہیں بنانا چاہئے سامریوں کا قیامت میں حصہ نہیں۔ انجیل میں بھی اس قسم کی نفرت کا پتہ لگتا ہے۔ پڑھو یوحنا ۴: ۹ و ۸: ۴۸ فلپس نے اپنے ایمان کی دلیری سے یہودیوں کے تعصب کو توڑ کر انہیں نفرتی لوگوں کو خوشخبری سنائی اور بپتسمہ کے وسیلے خداوند کے گلے میں ملا لیا۔ جب مادری کلیسیا میں رسولوں کو اس بات کی خبر ملی تو بہت حیران ہو کر پطرس اور یوحنا کو اُن کے پاس بھیج دیا۔ یہ روح القدس کا کام تھا انہوں نے اُن پر ہاتھ رکھ کر فلپس کی خدمت کی تائید کی یوں سامریوں کو مسیحی کلیسیا میں شریک کرنے سے کم از کم ایک درمیانی دیوار گر گئی۔

---

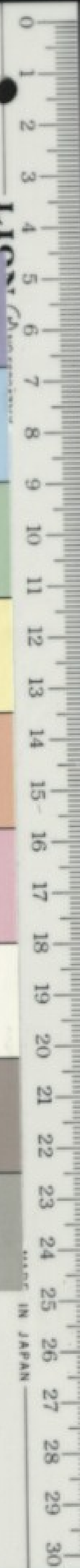
اگر ہمت کریں تو نورافشاں کیلئے ایک نیا خریدار پیدا کر سکتے ہیں۔ ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا
وہ کون سا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا

# چھوٹے بڑے ہونگے بڑے چھوٹے

سرشٹ کے اتہاس سے سدھ ہوتا ہے کہ پرماتما اور پوتر مہاتما پرشوں کا کرتبیہ جگت کے اہنکاری لوگوں کے اہنکار کو ناش کرنا ہے۔ پرتھک دھرم کے لیڈران وریفارمروں نے ایسا کیا۔ ہندو دھرم گرنتھوں سے گیات ہوتا ہے کہ سری رام (نیچ قوم کی عورت) کے جھوٹے بیر کھاتا ہے۔ کنگال کے گھر چنے کا ساگ کھاتا تھا۔ مسلمانوں کے دھرم سے بھی پرگھٹ ہوتا ہے۔ کہ درویش محمدن ملچھوں کو نیچوں کو توڑ مروڑ کے رکھ دیتے ہیں یہاں ورنشٹا نت دینے کی اوشکتا نہیں کارن ہمارے پاٹھک گن بھلی بھانت جانتے ہیں۔ مہرشی مہیشانند (موسیٰ) نے فرعون کے اہنکار کو دھول میں ملا دیا۔ ورتمان سمے میں مارٹن لوتھر نے روم کیتھلک لوگوں کے اہنکار کو چکنا چور کر دیا۔ راجہ رام موہن رائے۔ بابو کیشب چندر سین نے ذات پانت پرانی باتوں کو کھول کھول کر دکھایا۔ ودیا ساگر نے براہمنوں کی باتیں دنت کتھا سدھ کر دکھائیں۔ سوامی دیانند سرسوتی نے سناتن دھرم کو ایک دم چوپٹ کر دیا۔ مسلمانوں کو آریہ بنا کے جنیؤ پہنا کے براہمنوں کے ابھمان کو مٹی کر دیا۔ سوامی وویکانند نے وسنامی سنیاسیوں کے مستک کو نیچا کر دکھایا۔ اب اس کو ہمیں سماپت کرکے اپنے سکھ کے سیدھانگ کی اور پھرتے ہیں۔

(ارتھات) ہمارے تران کرتا نے اشیاء دیپ پالستین کھنڈ میں جیودی براہمنوں کے کال میں اوتار لیکے چھوٹی ذات والوں کی مہما بڑھا دی۔ اپنے کل کے اہنکاری و برادھکاری لیڈران کی سکھیا تچھ کر دکھائی۔ اپنی ذات کے لوگوں کرتیاگ کے انیہ ذات والوں کی اور ودیا کی درشٹ کی اور انت سمے اپنے سشول کو درشٹ دی کہ کل جگت کے لوگوں کو منگل سماچار سناؤ۔ جگت گورو مہاراج نے یہ بھی بچن دیا کہ انت میں اپنی ذات والوں کو ایکتر (اکٹھا) کرینگے۔ دیالو تران کرتا کا یہی واکیہ ہے کہ چھوٹے بڑے ہوں گے اور بڑے چھوٹے آگے ہیں سو پیچھے اور پیچھے ہیں سو آگے ہونگے۔ ستیہ ہے "متھیا نہیں" دیوشن وانی ورتمان سمے میں گورو دیو ترلوکی ناتھ کی پروفیسی پورن ہو رہی ہے۔ آجکل کریچن ورلڈ میں ویسٹرن اور ایشیاٹک کرائسٹ ("مغربی مسیح" اور "مشرقی مسیح") کا ترک بترک (بحث ومباحثہ) چل رہا ہے۔ بڑے بڑے ودوان اپنے پرمان دے رہے ہیں۔ ہماری یہ سامرتھ کہاں کہ ججمینٹ دے سکیں۔ پرنتو کلوری ناتھ کے اشیرباد سے آج یہ ساہس ہوا کہ اپنی لیکھنی اس اور پھیری۔ گورو ومارافن ہی کی پریرنا ہے کہ شری مہاراج جو کچھ کر رہے ہیں وہ سب ایشور کی مہما کے ہیت ہے منگل سماچار (نیو ٹیسٹامینٹ) کے اکشر (حرف) سے سدھ ہوتا ہے کہ انیہ ذات والے پرتھم سُرگ راجیہ میں پرویش کرینگے۔ (یہ ادن رچا ؤں (آیتوں) کو یہاں پرکھیں تو لیکھ لمبا ہو جائیگا) ہائے ہم ایشیا دیپ والے کیسے ابھاگی کہ ہم نے پردیسی ہوتی تھالی میں لات ماردی۔ اپنے گھر سے موکش داتا کو نکال دیا۔ ہمارے پتروں (بزرگان) نے جیو چراچر کے ادھکاری کے سنگ کیسا درشٹ برتاؤ کیا کہ ان سب باتوں کو سمرن کرکے رونا آتا ہے اپنے پرکھوں کی مورکھتا کا یہ پھل بھوگ رہے ہیں۔ سنجب آئے تھے کہیں اور رہے کہیں۔ ہائے! ہائے!! ہائے!!! ہمسا گورو دیو نہ کیول دیسی ہے پرنتو گورو گھاتک۔ آہ! ہم ایشیا والے کیسے کم بہن کہ اپنے رکشک کو نہ پہچانا۔ یہ ایشو ایشیا کو ایک دم نشٹ کر دیتا تو بھی برا نہیں سدھ ہو سکتا۔ ہائے اب ہم نیا گورو مہاراج کو دکھ دکھا کر گئے ہیں۔ ہم ایشیائی لوگ جرنا پرکار کی بپت میں پڑے کراہ رہے ہیں اور کوئی کارن سدھ نہیں ہوتا اس کا مکھیہ خاص کارن یہی ہے کہ ہمارے پرچینوں نے گورو وسوامی کے سنگ دوشٹ بیوہار کیا۔ ورتمان سمے کے پولٹیکل لیڈران اُدتی (ترقی) کی نانا بھانت کی جگتی تیار رہے ہیں۔ پرنتو سمرن رہے کہ وہ سب جگتی نشپھل ہونگیں۔ کیول ایک ہی جگتی ہے۔ ارتھات کہ ہم ایشیا باسی اپنے پاپوں سے پشچاتاپ (توبہ) کریں بڑی بیشش کرکے اس پاپ کا پرائشچت کریں جو ہو گھٹنا پالستین کھنڈ میں ہوئی۔ تو اوشیہ کرپالو پربھو گرہن کرینگے اور ایشیا کی اُدتی ہوگی۔ تو بھی ہم لوگ یورپ اور امریکہ کے برابر نہ ہو سکیں گے۔ کیول ہماری اُدتی ہوگی موکش اوینگے پرنتو رہیں گے پچھاڑی (لاسٹ نمبر) یہ بات کا بھولا سانجھ تک آجائے تو بھولا نہیں کہلاتا۔ ہائے! ہماری یہ دُردشا جو فرسٹ ڈویژن میں آنر کے ساتھ پاس ہونے کو تھے سو مرگ کے تھرڈ ڈویژن میں پاس ہو سکے۔ ایک دم تو فیل نہ ہونگے۔ کارن ہمارے ستکاری ناتھ نے انت میں اپنی ذات نہ کیول جیودی براہمن پرنتو کل ایشیائی کارن جس بھانت ہم جیودی براہمنوں کے آپ میں بھاگی ہوئے اسی بھانت اُن کے ساتھ موکش میں بھاگیدار ہونگے (کو ایکتر (اکٹھا) کرنے کی پرتگیا (وعدہ) کی ہی وہ اوشیہ پورن ہوگی۔

ہم ایشیائی لوگوں نے خاص ہی ناتھ



کا ترسکار کیا۔ یورپ۔ امریکہ واسی لوگوں نے گرہن کیا۔ وہ لوگ موکش کے پرتھم بھاگیدار ہوئے۔ اور آج اُن کی جیسی کچھ اُنتی ہو رہی ہے۔ وہ سب سا دھارن سے گپت نہیں۔ انہیں ویسٹرن **ناصری ناگھتی** سنسکرتی نے اڈگرہ کر کے **منگل سماچار** کے پرچار کا ڈھنگ ویسٹرن کل ایشیادیپ میں پرچلت ہو رہا ہے۔ اور رہیگا بھی اور ہمارا دھیت ہے۔

**پرتھم ویسٹرن مسیح** } یورپ نواسی امریکہ باسی بھراتاؤں نے پرتھم گرو دیو سے وکشا ارتھات جل سنسکار (بپتسمہ) لیا اور گرو دکھشا ہو کے موکش کے بھاگی ہوئے۔ کل جگت میں منگل سماچار کا پرچار کیا۔ ویسٹرن لوگ ہمارے بڑے گرو بھائی ہیں۔ ہمیں اُن کا ستکار کرنا اور آدر مان کرنا کرتویہ (فرض منصبی) ہے۔ ویسٹرن ڈھنگ اور فیشن پر لکھ کر نہ پاپ کے بھاگیدار ہونا ہے۔ بچار کے دیکھیئے کہ بڑے گرو بھائی کے اوپر اوا پواد (نکتہ چینی) کرنا بڑائی کی بات نہیں۔ دیشاں سمتہ ہیں اور ہماری سبھیتا (تہذیب) ایشیائی ویسٹرن ڈھنگ اور فیشن کو ہر دوسرے پر پیہ جانتے ہیں دیکھیئے کٹر سناتن دھرمی ویسٹرن اڑھنی (خاکہ) پر کاپی کرتے ہیں۔

سمرن رہے کہ **منگل سماچار** کے پرچار کا ڈھنگ ویسٹرن کل ایشیادیپ میں پرتھم شرینی (اوّل درجہ) میں رہیگا۔ کارن کہ تمام انگریزی بھاشا جاننے ہارے ویسٹرن ڈھنگ کے پرسنسک (مداح) ہیں۔ جبکہ سرب ذات کے ویسٹرن باتوں کی پرسنسا کرتے ہیں پھر ہمارے **انڈین کرسچن بھراتا** دِکھا دیں؟ بولو ایک بار۔ ویسٹرن بڑے گورو بھراتاؤ کی جے! جے! جے!!!

**دوتیہ ویسٹرن ایشیائک مسیح**۔ ایشیائی آدمی کے کچھ بھی کو سوادشٹ مانتے آئے ہیں سو وہی رہیگا۔ ارتھات ویسٹرن ڈھنگ اور کچھ ایشیائی آتمیا بادہ کے دوتیہ شرینی (درجہ دوم) میں ویسٹرن ایشیائک مسیح رہیگا۔ پرنتو رنگ برنگا پربھو یسوع مسیحا دیاتی **مسند** پر درشٹ پڑیگے۔ جیسے اکاش میں دُھنش (قوس و قزح) اتی سہاونا جان پڑتا ہے۔ بولو پربھو سے ویسٹرن ایشیائک مسیح کی جے! جے!! جے!!!

**ترتیہ پیور ایشیائک مسیح** } ایشیادیپ میں کوئی دیش ایسا نہ رہیگا جس میں گورو وفادار این پیور ایشیائی سروپ میں درشن نہ دیں۔ ایشیائی بھراتا گن اپنی اپنی دیشی بھاشا ریت بیوہار انوسار **پربھو** کے چرن پڑے اور اپنے پراچین پُرکھوں کے پاپ کا پرائشچت کرکے اور روٹھے ہوئے گورو دیو کو گل بیاں ڈال منئیں میں ہم بھارت باسی **سنیاسی مشن** دوارا اپنے موکش داتا کا درشن سُشٹک ویسا ہی کرینگے جیسا پربھو کے اوتار کے سمے ہمارے پراچینوں نے پورب سے جاکے کیا تھا۔ سمرن رہے کہ بھارت ورش میں ڈیووشن کی سکھیا بدھنت سمجھی جاتی ہے جس نیتی سماج سمپردائے میں ڈیووشن نہیں اُسکا پربھاؤ (اثر) بھارت ورش کے ودوان اور سریشٹ ذات والوں پر نہیں پڑتا۔ بودھ کے دھرم میں ڈیووشن کی سکھیا نہیں تھی اس لئے بھگوان **شنکر اچاریہ** نے پرگٹ ہو کے اس کو بھارت ورش سے ایسا تڑا دیا کہ بھاگتا ہوا چین۔ جاپان۔ منچوریا۔ منگولیا۔ سیام میں پہونچا۔ برہمو سماجی۔ آریہ سماجی کبیر پنتھی دویکانندی۔ اتیادی ان میں ڈیووشن کی سکھیا نہیں یہی کارن ہے کہ بھارت ورش کے سنسکرت کے ودوان سریشٹ کل کے براہمن اور ودوان سنیاسی یوگی۔ آج پر اُن کا پربھاؤ کچھ نہیں پڑتا **سنیاسی مشن** کے لئے بہت مہا شے گن بھگوان شنکر اچاریہ کے بنش (شجرہ) میں سے ہوتے ہیں۔ یوگی۔ آج نہ کیول سنسکرت ہی کے ودوان پرنتو انیہ بھاشاؤں کے ادھکاری (منتہی) ہوتے ہیں۔ ڈیووشن اور سیلف سیکریفائز سنیاس مشن کے تمام سنرزیڈ کلر جیمین لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ **سنیاسی مشن** ڈنکا کی چوٹ سے سریشٹ ذات کے ودوان اور تیاگی یوگی راجوں پر بجے پراپت کریگا۔ یوں بھارت ورش پربھو کا ہو جائیگا۔ بڑے شبد سے اچارن کیجئے **پیور ایشیائک مسیح کی جے! جے!! جے!!!**

اب یہ بات سدھ ہو گئی کہ (ارتھات پربھو ہم ایشیا باسی لوگوں کے بیچ میں پیدا ہوئے ہم نے گرہن نہ کیا۔ یورپ۔ امریکہ نواسیوں نے گرہن کیا۔ وہ بڑے ہو گئے۔ (اور ہم چھوٹے) چھوٹے بڑے ہونگے بڑے چھوٹے۔

**آپ کا منسٹر (پربھو میں) سوامی نربھیانند بھارتی۔ اچھاپورم۔**

---

# آثار صنادیہ کی بعض خصوصیات

ماہرین تواریخ و آثار صنادید جانتے ہیں کہ زمانہ قدیم میں لوگ معابد۔ منادر اور مقبروں میں خصوصیات کو دیدہ و دانستہ روا رکھتے تھے۔ تاکہ اُن کی مذہبی روایات یاد سو رہ کرنا زمین کے لئے باعث عبرت ہوں۔

میں نے افغانستان۔ بلوچستان اور جنوبی ایران اور بعض حصص انڈیا میں ان باتوں کو خوب غور سے جانچا ہے۔ کہ ہندو لوگ اپنے مقبروں اور مرگھٹیوں کے پاس پیپل اور بڑ کے

درخت خاص نشان سے لگاتے ہیں۔ چنانچہ ان کے کھنڈرات کے دیکھنے سے فوراً اس بات کا پتہ مل سکتا ہے کہ یہ قبرستان وغیرہ کس قوم کے تھے مسلمانوں میں مساجد اور خانقاہوں کیساتھ لسوڑہ اور کھجور کے درخت بڑی چاہت اور شوق سے مذہبی نشانات بنا کر لگاتے تھے۔ چنانچہ ان کے بھی بقایا عمارات سے فوراً اُن کی قومیت کا پتہ مل جاتا ہے۔

بدھ کے پیرو بت خانوں کے گنبد گول اور بڑے بڑے بناتے تھے۔ چنانچہ ٹیکسلا کے پاس اور اُن کے قریب راولپنڈی سے مشرق کی طرف ایسے نشانات اکثر ملتے ہیں جن کو بعض نادان سکندر اعظم کی فوج اترنے کے مقامات ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ سکندر اعظم نے کبھی شمالی انڈیا میں اقامت نہیں کی۔ اور غالباً اُس وقت کے درخت آج ملتے بھی نہیں جو خاص ہی قسم کے ہونگے۔ قدیم پارسیوں نے جنگلی بیوکل اور تریں کو ایک امتیازی نشان بنایا ہوا تھا۔ اور ان کے کھنڈرات کے پاس یہ بڑے بڑے درخت آجتک ملتے ہیں سنا گیا ہے کہ یہودیوں کے قبرستان اور معابد خاص خاص درختوں سے تمیز کئے جاتے تھے۔ لیکن ایسے مقامات میں نے نہیں دیکھے۔ قدیم یونانی جو اس ملک میں کبھی آکر رہے اور یہیں مدفون ہوگئے۔ اُن کے نشانات بھی میں نے دیکھے ہیں۔ اُن کے کھنڈروں کے پاس بیل اور املتاس کے درخت آجتک ملتے ہیں۔ اس سے یہ بھی صاف معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان درختوں کی عمریں بھی بڑی ہوتی ہیں۔ ورنہ ایسے نشانات جو قائم نہ رہ سکتے ان کے لگانے کا کیا فایدہ تھا۔ قدیم زمانہ کے آدمیوں کے قد بھی بڑے بڑے ہوتے تھے۔ چنانچہ اکثر قبریں آٹھ آٹھ اور دس دس فیٹ لمبی لمبی دکھائی دیتی ہیں۔ اور ضلع جہلم میں ایک اہر حنا دیہ پر جن میں آدمی کے ایسے پنجر اور ڈھانچے بھی نکالے گئے تھے۔ جن کے سر پر سینگ کے نشانات پائے جاتے تھے۔ یہ گویا کسی زمانہ کے دیووں کے پنجر تھے۔ جن کے قصے اور تصاویر بعض قدیمی کتابوں میں ملتی ہیں۔

یہودیوں کے بعض مقبرے۔ پہاڑوں کے دشوار گذار چوٹیوں پر بھی دیکھے گئے۔ جہاں آدمی بمشکل پہنچ سکتا ہے۔ حیران ہیں کہ ان لوگوں نے مردوں کی لاشوں کو کس ترکیب سے وہاں پہنچایا

مسلمانوں۔ ہندوؤں۔ اور یہودیوں اور بعض لوگوں کی بعض عمارات خاص طرز اور نمونہ کی ہیں۔ جن کی مشابہت ایک دوسرے سے نہیں ہوسکتی۔ قبروں کے پاس مسلمان چار دیواری کو پسند کرتے تھے۔ مگر یہ بھی لوگ عموماً گول اور اونچے مینار کھڑے کرتے تھے۔ اور ان کے مصالحہ جات چونا گچ بھی علیحدہ علیحدہ طرز اور قسم کے ہوتے تھے۔

مگر یونانی ساخت عمارات میں یہ مینار رکھتے تھے۔ آجتک یہاں ظاہر ہو رہے ہیں۔ قدیم عمارات اور کھنڈروں کے دیکھنے سے ان مذکورہ باتوں کی بخوبی تصدیق ہوسکتی ہے۔

راقم۔ میر کریم الدین برق۔ از مجیٹھا ضلع امرتسر

## مال لُٹتا ہے لُوٹ لو

کتاب لاجواب۔ ہندو فلسفہ کا خاکہ۔ ہندو مذہب کی تصویر **اپنشدوں کی تعلیم** جو محصول ڈاک سمیت میں جاتی تھی فایدہ عام کیلئے اب صرف ۸ مع محصول ڈاک کر دیگئی ہے موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دو اس عجیب رعایت سے فایدہ اٹھاؤ ہمارا غرض روپیہ کمانا نہیں۔ بلکہ خدا کا جلال ظاہر کرنا اور پہنچانا ہے پادری پی کیول سنگھ مرسا ہو لودیانہ سے وی پی کی درخواست کرو

# نکہتِ گُل

از قلم میر کریم الدین۔ برق مجیٹھا ضلع امرتسر

خوشبو بھی عجب چیز ہے یہ دیکھا ہے ہر بار
چلنے میں مچلنے میں کچھ آتی ہے رفتار
غنچہ میں نہاں ہے تو ہے عطار کا ڈبا
کھلنے کو تریوں ہے جوں نافہ تاتار
جب کھل چکی پھر تو بس انداز جدا ہے
بنجاتی ہے حسینوں کے گلے کا یہ ہار
سیجوں کو سجاتے ہیں کبھی شاہ جہاں جب
درجہ میں یہ بڑھجاتی ہے پہلے سے منہ بار
کیا خوب ہی بھینی بھینی اس کی ہوا ہے
جاتی ہے فرشتوں کے بھی یہ مغز سے اپار
حالتیں ہیں تین یہ انساں پہ گذرتیں۔
بچہ ہے۔ جواں ہے۔ اور ضعف عصا دار
جب پھول ہوا خشک تو وہ بو بھی اُڑی ہو
مردہ ہوا انسان تو ہے مٹی کا انبار
پر نیک جو ہیں رہتے ہیں معصوم بہر حال
اُن سے ہیں معطر گویا کوچہ و بازار۔
بدنام جو ہیں پھول وہیں ایسے بھی
بجلی کی چمک سے گئے جل اور ہے خوار
پھولوں کو بچاتے ہیں ان آسیب سے جو
ماں باپ ہیں یا مالی ہیں یا صاحب کردار
بچوں کو بنانا ہے تا آدمی کے بل پر
تعلیم ہے سکھشا ہو اوّل بعد میں گفتار
پھول ہے ماں تو نکہت ہے نہ غنچہ۔
لاتی ہو جہالت کی خزاں باغ یہ ادبار
اے برق یہ ہے باغ جسے کہتے ہیں سب گھر
کلیاں ہیں یہ شگفتہ کہ ہیں بچے اور پروار۔

# ڈیرہ دون میں ایک ہندو میلا

## اور بشارتی مہم

ناظرین! ڈیرہ دون میں گورکھا پلٹن کے قریب ہرسال ایک میلہ ٹپکیشور کے نام سے ہوتا ہے۔ چنانچہ امسال یہ میلا فروری کی ۲۰ تاریخ کو ہوا اگرچہ یہ میلا صرف چار پانچ گھنٹے کا ہوتا ہے تاہم اسمیں مرد و زن عنقریب دو تین ہزار کے جمع ہو جاتے ہیں۔ لہذا چند باتیں تحریر کرنا خالی از فایدہ نہ ہوگا۔

اوّل اس میلہ کی وجہ تسمیہ اگرچہ ٹھیک معلوم نہیں کہ کسوقت سے اس میلہ کا آغاز ہوا ہے۔ پر جس جگہ یہ میلا ہوتا ہے وہ ایک پہاڑی ندی کے اوپر ہے۔ وہاں ایک جگہ ہے جو پتھروں کے بیچ میں ہے اسمیں گائے کے سے تھن بنے ہوئے ہیں بیان کرتے ہیں کہ کسی وقت اس جگہ دودھ ٹپکتا تھا پر کسی اچھوت ذات کی عورت نے اسمیں سے ایک ہانڈی بھر کر دودھ لے لیا تاکہ کھیر پکا کر کھاوے۔ اسی وقت سے دودھ ٹپکنا بند ہو گیا۔ اور بجائے دودھ کے اب صرف پانی ٹپکتا ہے۔ راقم کا خیال ہے کہ کسی چالاک آدمی کی کارروائی تھی کہ اس چشمہ کے منہہ پر کوئی ایسی چیز جو دودھ کے مشابہ ہو رکھدی ہوگی جو آہستہ آہستہ گھلکر چند دنوں تک جاری رہی اور مشہور کر دیا کہ فلاں جگہ دودھ بہتا ہے پھر کیا تھا تو چل پڑی کا مضمون بنگیا اور ٹپک الیشور کے نام سے نامزد ہو گیا اور یوں کمائی ہونے لگی۔ یہ ہے ہمارے ملک کی بھیڑ چال اور زود اعتقادی۔

(۲) چونکہ یہ میلا بشارتی مہم کے ایام میں ہوا۔ اسلئے ہوا ایسے موقعہ پر چند دنے ڈیرہ کے مسیحیوں کے درمیان ایک نیا کام کیا۔ یعنی اے پی مشن۔ اور آر پی مشن اور سی ایم ایس کے درمیان ایک یگانگت کی روح پھونکی گئی پس قرار پایا کہ سب ملکر کام کریں۔ میلا میں جاکر ایک درخت کے نیچے دری بچھائی گئی ۱۰ اور باجوں پر گا گا کر لوگوں کے ہجوم میں بولنے والے باری باری سے منادی کرتے تھے۔ اور چند بھائی چل پھر کر ہندی اردو وغیرہ کے پرچے تقسیم کرتے اور کتابیں فروخت کرتے تھے۔

بعض نے ایک ایک شخص سے شخصی گفتگو کے ذریعہ سے خدمت میں حصہ لیا بعض نے پوشیدہ طور اور جگہ میں جاکر اس خدمت کے واسطے دعا کی

دوسری طرف مسیحی زنانہ بینڈ بھی اس میلا میں مردوں کا ہاتھ بٹا رہا تھا۔ اس کی لیڈر مس فلرٹن صاحبہ تھیں۔ آفرین آپ کے شوق اور ہمت اور فیاضی پر آپ نے اپنے بینڈ کے ساتھ خوب بھجن گائے اور تصویروں کے ذریعہ سے عورتوں اور بچوں کو خوب کلام سنایا۔ زنانہ بینڈ کتابوں کے فروخت کرنے میں مردوں سے بازی لے گیا۔

اس میلا میں تقریباً ایک ہزار نے کلام سنا۔

(۳) اے پی مشن ہائی اسکول کے ہال میں ۵ صاحبان نے درس دیئے۔ ایک روز شام کو تصویریں دکھلائی گئیں جس کے مدرس پادری مکند صاحب تھے۔ تصویروں کے دکھلانے میں مس نایٹ صاحبہ نے ایک گھنٹے کھڑے ہو کر خدمت کی ۸ روز ہر صبح اس مہم کے واسطے آر پی چرچ میں سب کلیسیاؤں کے لوگ باہم ملکر دعا کرتے رہے۔ نیز بزرگ پادری ڈاکٹر ٹریسی صاحب اور آپ کی میم صاحبہ نے بھی کئی طور پر اس خدمت میں حصہ لیا اور امداد کی

اس کے علاوہ چند پارٹیوں نے آس پاس کے گاؤں میں جاکر بشارتی مہم کے ہفتہ میں خدمت کو انجام دیا اور اس کے بعد بھی یہ کام جاری رہیگا چند والنٹیر جوانوں نے خوب ہاتھ بٹایا۔ شکر کی بات ہے کہ کتنے حق کے متلاشی ہو گئے ہیں اور کئی ایک غسولیت کے واسطے تیار ہیں۔

ڈیرہ دون میں ایک مسیحی محلہ ہے جس میں اے پی مشن کی طرف سے بھائی سوہن سنگھ کام کرتے ہیں۔ اس محلہ میں چار پانچ سو کی آبادی ہے اپنے کام میں اچھے اور خوب ہوشیار کاریگر ہیں۔ بشارتی مہم کے ہفتہ میں اس محلہ میں بھی بڑی تندہی سے کام ہوا۔ بڑی اچھی امید ہے۔ اور امید قوی ہے کہ ضرور کسی وقت بلکہ جلد ان لوگوں کی ایک سلف سپورٹ کلیسیا ہوگی۔

راقم خادم۔ ایم۔ سی۔ نیوٹن۔ گل ڈیرہ دون

---

# ضرورت

۲

ایس۔ پی۔ جی انڈسٹریل اسکول گڑگانوں کے لئے ایک مسیحی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ اینگلو ورنیکلر مڈل پاس ہو یا سینئر یا جونیر ورنیکلر سند یافتہ ہو۔ درخواستیں بنام مینجر صاحب کیمپ مشن دہلی آنی چاہئیں۔

---

# شومیکروں کی ضرورت

ہم کو چند دیسی عیسائی شو و بوٹ میکروں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۱۸ سے ۳۵ روپیہ تک حسب لیاقت۔ سوائے اتوار اور مسیحی خاص تہواروں کے کوئی رخصت نہیں۔

**درخواست بنام:-**

کے۔ سی۔ شامس اینڈ سنز کوئٹہ۔ ہارس بروس روڈ۔ کوئٹہ۔

موخہ ۲۵ مارچ تک آنی چاہیں۔

# اشتہار

یو پی سندھ پنجاب کی جن کلیسیاؤں نے ابھی تک امسال سنڈے فنڈ کا چندہ ارسال نہیں کیا وہ از راہ عنایت بموجب ہدایت سنڈ جون ۱۹۱۶ء کے پہلے سبت کا چندہ مندرجہ ذیل ایڈریس پر بھیج کر مشکور فرماویں۔

مسٹر فضل الٰہی صاحب بی۔ اے خزانچی سنڈے فنڈ ہیڈ ماسٹر مشن سکول جہلم۔

## تحقیق الاسلام

یہ کتاب اہل اسلام کے مقبولات کی سند تک ناپسندیت کی منطقیوں کی تردید عقائد کی صحت و صداقت کی بطریقہ نظری ہے خصوصاً احادیث اور ماثرہ روح اللہ مسیح کی نسبت قرآنی شہادات کا مجموعہ ہے جا بجا نقشے دیئے ہیں۔

حقیقت الاسلام ہے قیمت بلا محصول ڈاک ۴ر

اہل اسلام ہے قیمت ۔۔ عہ

الہ الاسلام نیا ہے قیمت ۔۔ ۸ر عہ ہوگی

یہ کسی ایک ادنیٰ مصنف ہیں جو بالکل تیار ہیں تحقیق الاسلام میں کمال یہ ہے کہ قرآن کی اور حضرت محمد کی جو مسیحیت کی نسبت ہیں کیسے تعلق صداقت کی ہر ایک صداقت کے نشانات دیئے گئے ہیں۔ اور جیسے تمام حوالے دیئے گئے ہیں کہ جن سے کسی شخص اور مولوی کا منہ بند کرنے کی میں کمال نہیں سمجھتے جائیگی بس اگر آپ صداقت دیکھنی ہو تو تحقیق الاسلام کو خرید کر پڑھیں اور اہل اسلام میں تقسیم کرکے دیکھیں۔ پادری غلام مسیح پاسٹر کلیسیا لودہانہ مقیم مشن احاطہ لودہانہ پنجاب

## رسید زر

بابو گوکل چند ۷ر پادری الیشوری پرشاد ۵؍ ۴ر

مسٹر کے سی ٹامس ۷ر ڈاکٹر جیمس شیپرڈ ۷ر

" ایم سی مرسٹ ۷ر مسٹر بی ڈی پیٹر ۷ر

پادری جبکاری لعل ۷ر " ڈبلیو ڈبلیو کننگ ۷ر

## برنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اسکے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کیلئے ایک خوش وضع حوض عبادت کیلئے گرجا گھر اور جماعتوں کیلئے موزوں اور کافی کمرے ہیں مزید برین سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلباء جلد ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل برنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

## کرسچین بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ۔

قائم شدہ ۱۸۳۶ء

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حقیقی کامرانی و نجات۔ یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے نوجوان لڑکوں کو ابتدائی تعلیم اعلیٰ درجہ تک پہنچانے کی غرض سے کیم اپریل ۱۹۱۶ء سے صرف بورڈ پادری کی کوشش ہے اسکیں ماسٹر صاحب کی نگرانی کرتے ہیں سے مسیحیوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی طور پر ہوتا ہے تحریری خرچ خوراک وفیس طالب علم ماہوار ایک خانہ سے تین روپیہ تک ہے اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے علاوہ ازیں جین رکشا گروکل اور برشز کراس وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جین رکشا لعہ سے ۱۰ کر گروکل لعہ سے معہ

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

منور افشاں کو نقلی امداد سے فراموش نہ کیجئے گا۔

## دستور العمل نورافشاں۔

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۱۲ عا

ہندوستان و پنجاب سے معہ " ے

غیر ممالک سے معہ " ۳ ے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے گی۔

## شرح اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہار | سہ ماہی | ششماہی | سالتمام |
|---|---|---|---|
| کالم کا آٹھواں حصہ | ۱۲ | ے | لعہ |
| چوتھائی کالم | ے | لعہ | عہ |
| نصف کالم | لعہ | عہ | صہ |
| پورا کالم | عہ | صہ | سہ |
| پورا صفحہ | صہ | صعہ | ماصہ |

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ہر ایک روپیہ کے کسی اشتہار کیلئے لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

## باغ دل

## دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر مسٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب

یہ ایک ماہواری رسالہ انگریزی اور اردو فارسی میں نمونے چھپنے کا قدر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ عہ زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی عہ چارج کیا جاتا ہے۔ یہ خاص کر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاوے گی نمونہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام اے۔ ایم ورینی ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی۔ ایل لودیانہ

پنجاب آل چارس۔

## مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو اور اردو سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ معہ محصول ڈاک ۱۰ ار سے بیکار کا تمغہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور سے صرف عہ طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ای ایم ویری ڈی ڈی ایل ایل ڈی پروپرائیٹر نورافشاں کیلئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام ...... چھپا۔